سوال

(101)اہانۃالانبیاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اپنی تعلی میں باوصفے کہ افرادانسان میں سے ایک فرد بتذل ہو، انبیاء کرام سے اپنی برتری بیان کرے اوراس شعر کے ساتھ تفاخر کناں ہوکراپنی بڑائی میں زبان کو نجاست آلودہ کرے شعر

تکیہ ام برذات پاکت برعصاز عمش بود

ار کلیم اللہ اعلی پائیہ پالائے من

آیا یہ سب اہانت اوراستخفاف انبیاء اللہ کے یہ شخص کافر ہے یا باوجودایسی دریدہ دہنی اور بے ادبی کے ہنوز مومن ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت وانمود مستفتی وصدق سائل جو شخص کہ اپنے تئیں افضل اوراکمل اوربرتر تمامی انبیاء سے جانے اورکہے وہ بلاشک کافر ہے اور بے تامل قابل قتل ہے اوروہ بلاریب مہین اور منقص اور مسخف انبیاء علیہم السلام کا ہے اور منکر قرآن اوراحادیث متواتر کا ۔ رسول بحسب اعتقدہ اس شخص کے مفضول ہوئے اوریہ فاضل حالانکہ تفضیل نبی کی امتی پر قرآن اوراحادیث اوراجماع سے ثابت ہے اورباوجوداس عقیدہ مذمومہ کے بطعن لپیش آوے اور تفوہ کرے کہ چراتکیہ اوراعتنادا وپر ذات الٰہی کے ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تکیہ اوپراعتماد کے معاذاللہ پھر کون سا اس کے کفر میں شک رہارہی یہ بات کہ اگرایسا شخص توبہ کرلے تواس کی توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ بعض یائمہ دین حکم دیتے ہیں کہ اس کو قتل کیا جائے اور توبہ نہ قبول کی جائے اوربعض کہتے ہیں کہ توبہ قبول کی جائے کتاب الشفافی حقوق المصطفی میں ہے :

((فمن شتم الانبیاء واحدا منہم او تنقصہ قتل ولم یستتب ۔ ۔ ۔ الخ))

''جو آدمی کسی نبی کو گالی دے یااس کی توہین کرے اس کو قتل کردیا جائے اوراس کی توبہ قبول نہ کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ الخ''

''وقاسل ابو حنفیۃ واصحابہ علی اصلہم من کذب ماجد من الانبیاء او تنقص احد امنہم اوبری اوشک فی شئی من ذلک فہو مرتد فقط ۔''

''امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی نبی کو یا اس کی توہین کرے یا اس سے بزاری کا اظہار کرے اس کی نبوت میں شک کرے وہ کافر ہے۔'' (محمد شفیع، محمد یعقوب)

الجواب صحیح: سید محمد نذیر حسین۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۱۸،۱۷)

بائد دانست کہ ازین حدیث وان اراد، عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی چنانچہ صاحب حصن حصین از طبرانی نقل کردہ کسے کہ استدلال و حجت گیر درباب استعانت ومدد خواستین بغیر او تعالیٰ جل شانہ از اموات چہ اعلیٰ وچہ ادنیٰ جائز نیست و نمی تواند شد بچند وجوہ در امورسے کہ موجبات شرک وکفر باشد

''ترجمہ مسئلہ: صاحب حصن حصین نے طبرانی کی حدیث نقل کی ہے کہ اگر مدد طلب کرنا چاہئے تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اس س یخدا تعالیٰ کے سوا مد دسے مدد مانگنے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے خواہ وہ مردسے اعلیٰ مرتبہ کے ہو یا ادنی درجہ کے اس سے استدلال کرنا کئی طرح سے غلط ہے۔

وجہ اوّل: آنکہ در سند این حدیث ابن حسان راوی ضعیف است کما قال الہیثمی و دیگر راوی درین حدیث عتبۃ بن عزوان مجہول الحال است کما قال فی التقریب من کتب اسماء الرجال پس بنا بر ضعیف و مجہول الحال بودن راوی این حدیث قابل اعتماد نیست

''پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اس حدیث کا ایک راوی ابن حسان تو ضعیف ہے اور دوسرا عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے۔''

واحتجاج نماندہ ومراد از عباد اللہ ملائکہ حفاظت کنندگان و نگہبان ہستند نہ اموات چنانکہ در فیض القدیر شرح جامع الصغیر مذکور است حیث:

((قال فی فیض القدیر ان اللہ ملائکۃ فی الارض یسمون الحفظۃ یکتبون ما یقع فی الارض من ورق الشجر فاذا اصاب احدکم حرجۃ واحتیاج الی عون بفلاۃ من الارض فلیقل اعینونی یا عباد اللہ رحمکم اللہ فان یحصل ان شاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن ابن حسان عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابن بریرۃ عن ابن مسعود قال ابن حجر حدیث غریب وفیہ معروف وقالو فیہ منکر الحدیث وقد تفرد بہ وفیہ انقطاع بین ابن بریرۃ وابن مسعود۔۔۔۔۔۔ انتہی وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف قال وجاء فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبۃ بن غزوان مرفوعاً اذا اضل احدکم شیئا اوارد عونا وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلاثاً فان اللہ عباداً لا نراہم الی اخر ما فی فیض القریر شرح جامع الصغیر ''۔

پس حدیث حجت مدد خواستگان از موتیٰ ثابت نمی شود

''لہٰذا یہ حدیث حجت اور استدلال کے قابل نہیں ہے اور اللہ کے نیک بندوں سے مراد حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں نہ کہ مردے جیسا کہ فیض القریر شرح جامع الصغیر میں اس کی پوری تشریح اور تصریح کی گئی ہے اور اس حدیث کو ابن السنی نے بھی اسی سند سے روایت کیا ہے لہٰذا اس کی روایت بھی قابل استدلال نہیں ہے لہٰذا مردوں سے مدد مانگنے والوں کا اس حدیث سے استدلال درست نہ ہوا۔''

و دوم: آنکہ اگر مورد این حدیث را بر جلب منافع وسلب مضار و سبب فراخی و تنگی و صحت و مرض و طلب رزق فرزند و دیگر حاجات از غیر خدا تعالیٰ حمل کنی پس این اصلاً جائز نخواہد شد زیرا کہ این معنی را آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واجماع امت قرون ثلثہ و غیر رومی کند، چہ این خبر واحد معارض و مقابل قرآن شریف نمی شود، اگرچہ این خبر بسند صحیح باشد چیہ جائیکہ بسند ضعیف و منکرا باشد یرد خبر الواحد فی (معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبہۃ فی سندہ کما فی التوضیح والتلویح و شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ور حجۃ اللہ البالغہ می نویسند کہ ومنہا (الی منمطنات الشرک) انہم کانو (یستعینون بغیر اللہ فی حوائجہم رجا برکتہا فاوجب اللہ علیہ ان یقولوا فی صلواتہم (ایاک نعبد وایاک نستعین وقال اللہ تعالیٰ ولا) تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من الدعا العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہوا الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ (بل ایاہ ترعون فیکشف ما ترعون ۔۔۔ انتہی خلاصہ ما فی حجۃ اللہ البالغہ پس از آیت (ایاک نعبدوایاک نستعین) وازایت واستعینوا باللہ واز آیت (ولا تدعوا مع اللہ احداً) وغیرہ استعانت بغیر خدا تعالیٰ و امورے کہ موہم شرک باشد ناجائز شد موجب شرک ولہٰذا محمد طاہر محدث ور

مجمع البحار گفتہ است کہ ن قصد لزیادۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم ویدعو عندہا ویسأ لہم الحوائج نہذا لایجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانت حق اللہ وحدہ انتہی کلامہ۔

''دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اس حدیث کا مطلب یہ لیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے سواکسی اور سے منافع کے حصول اور مصائب کے دور کرنے میں یا رزق کی تنگی یا فراخی میں یا صحت وبیماری کے متعلق مدد حاصل کی جائے تو یہ قطعاً ناجائز ہے ، کیونکہ قرآن کی آیات اور احادیث صحیحہ اور قرون ثلاثہ میں امت کا اجماع اس کی تردید کرتے ہیں پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خبر واحد ہے اور خبر خبر واحد اگر صحیح بھی ہو تب بھی قرآن مجید کے معارض نہیں ہو سکتی ، چہ ئیکہ حدیث بھی ضعیف ہو، جیسا کہ توضیح وتلویح میں مذکور ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ مشرک لوگ اللہ کے سوا اوروں سے مدد مانگا کرتے تھے لہٰذا ان کو حکم دیا گیا کہ نماز میں (ایاک نعبدو وایاک) کہو اور (ولاتدعو مع اللہ احد) اور یہاں دعا سے عبادت مراد نہیں ہے ۔ جیسا کہ مفسرین نے لکھا ہے بلکہ اس سے مدد مانگنا مراد ہے ۔''

وجہ سوم : آنکہ مخالف ومعارض ازین حدیث مذکور در مضمون واحد حدیثے دیگر نیز در طبرانی وابن ابی شیبہ وارد شدہ ودر حصن حصین موجود است ، خلاصہ مضمونش اینکہ وقت گم شدن یا گریختن غلام خدا تعالیٰ رندا کردہ بگوید یا اللہ یا بازگردان چیز گم شدہ وگریختہ رقال فی حصن حصین واذا مناع لہ شئ او ابق (اللھم راد الضالۃ یوہادی الضلالۃ) آدمکم ونوح کنوحکم وعیسیٰ کعیسکم وقال صحیح الاسناد۔

'تیسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کے بالکل مخالف مضمون ایک اور حدیث میں آیا ہے جس کو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور حصن حصین میں وہ بھی موجود ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز ضائع ہو جائے یا بھاگ جائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ اپنے فضل وکرم سے میری یہ چیز مجھے واپس کر دے اس حدیث میں شرط اور جزا کے طور پر مضمون ادا کیا گیا ہے یعنی جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگے ۔ تمہارے عیسیٰ جیسا عیسیٰ ہے اور کہا اس کی سند صحیح ہے ۔''

(جواب سب صحیح اور درست ہیں ۔ رشید احمد گنگوہی)

محمد ہاشم ، سید محمد عبد السلام غفرلہ ، پیر محمد دارم صد شکر کہ من ۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول : ص ۵۳)

''وقال بن جریر حدثنا عمرو بن علی ومحمد بن المثنی قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال فی کل ارض اٰدم کادمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم ونبی کنبیکم ''

''اور ابن جریر نے کہا کہ ہم کو عمرو بن علی اور محمد بن مثنیٰ نے حدیث سنائی انہوں نے محمد بن جعفر سے سنی اس نے شعبہ سے اس نے ابو عمرو بن مرہ سے اس ابو الضحی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ نے کہا کہ ہر زمین میں ایک آدم ہے تمہارے آدم جیسا او نوح ہے تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم جیسا اور عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ جیسا ۔''

اور بن حجر عسقلانی فی فتح الباری شرح صحیح بخاری لکھتے ہیں :

''ویدل للقول الظاہر مارواہ بن جریر من طریق شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذاہ الایۃ (ومن الارض مثلھن) قال فی کل ارض مثل ابراہیم ونحوہا علی الارض من الخلق ہکذا اخرجہ مختصرا واسنادہ صحیح واخرجہ الحاکم والبیقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا واولاہ الی سبع ارضین فی کل ارض ادم کادمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیسکم ونبی کنبیکم قال البیہقی اسناد صحیح الاانہ شاذا نتہی ۔۔۔

''ظاہر قول کی تائید کرتی ہے وہ روایت جس کو ابن جریر نے شعبہ عن عمرو بن مرہ عن ابی الضحیٰ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے (ومن الارض مثلھن) اور زمینیں بھی اتنی ہی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا : ہر زمین میں ابراہیم جیسا پیغمبر ہے اور اسی طرح ہر زمین میں مخلوق ہے اس کو اس نے مختصر روایت کیا ہے

اوراس کی سند صحیح ہے اوراس کو حکم اور بیہقی نے عطاء بن السائب عن ابی الضحی کے طریق سے مفصل روایت کیا ہے اوراس کی ابتدااس طرح ہے یعنی سات زمین ہیں ہر زمین آدم ہے تمہارے آدم جیسا اور نوح ہے تمہارے نوح جیسا اورابراہیم ہے تمہارے ابراہیم جیسا اور عیسٰی ہے تمہارے عیسی جیسا اور نبی ہے تمہارے نبی جیسا بیہقی نے کہا اس کی سند صحیح یہ مگر یہ روایت شاذ ہے۔

اورتدریب الراوی شرح تقریب النواوی میں مرقوم ہے :

''ولم ازل التعجب من تصحیح الحاکم لہ حتی رایت البیہقی قال اسنادہ صحیح ولکنہ شاذ بمرۃ''

اور تفسیر درمنثور من مسطور ہے۔

''عبد بن حیمد وابن الضربی وابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ (ومن الارض مثلہن) قال لو حدثتکم بتفسیرہا لکفرلم وکفرکم تکذبیکم بہا واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی فی انت تہدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدر ربک وسلطانک فانہا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وہکذا رواہ ابن شیبۃ''

''عبید بن حمید اورابن الغزاورابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (ومن الارض مثلہن) کی تفسیر میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں تو تم کفر کرو اور تمہارے کفر تمہاری اس کی تکذیب ہو گا اورابن جریر اورابن ابی حاتم ''

پس دریں حدیث بطریق شرط وجزاکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز ارشادفرمودندکہ در ہمچوامور کہ ازاو تعالیٰ برائے روواسترداد آن مدومی خوانند نیز ازاو تعالیٰ استعانت باید نمود از غیر وے نہ شاید واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ!

حررہ سید محمدنذیرحسین عفی عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلداول ص ۵۵۷، ۵۵۶ طبع لاہور)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 267-272

محدث فتویٰ